© rasailojaraid.com

مشترکہ اجتماعات وتقریبات کا اہتمام کیا جائے اور ممکن حد تک تمام مکاتب فکر کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

شہداءِ ختمِ نبوت ساہیوال کا مقدمہ سپریم کورٹ میں:

۲۷ سال قبل ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ساہیوال میں ۱۱ قادیانیوں نے مسلح ہو کر مشن چوک کے قریب جامعہ رشیدیہ کے مدرس اور مجلس احرارِ اسلام ساہیوال کے صدر قاری بشیر احمد حبیب اور پولی ٹیکنیکل کالج کے طالب علم اظہر رفیق کو شہید کر دیا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جی عبدالعلیم رائے پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر علماء اور قائدین تحریکِ ختم نبوت کے مشورے و تائید کے ساتھ راقم الحروف کو مقدمہ کی پیروی کے لیے مدعی نامزد کیا گیا۔ وکیل ختمِ نبوت جناب عبدالمتین چودھری ایڈووکیٹ کی نگرانی میں سینئر وکلاء کی ایک ٹیم نے دن رات ایک کر کے ملٹری کورٹ نمبر ۶۲ ملتان میں مقدمہ کی پوری جنگ لڑی اور برصغیر کی تاریخ میں ایک مثال قائم ہوگئی کہ ہنگامہ آرائی کے بغیر ایک عدالتی پراسیس کو اختیار کیا جائے تو جنگ جیتی جا سکتی ہے۔ ملتان مسلسل پیشیوں اور صبر آزما عدالتی سماعت کے دوران ٹاپ کے قادیانی وکیل زچ ہو کر رہ گئے۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی اپنے نائبین اور ساتھیوں کے ہمراہ عدالت کے باہر نصرت کے لیے موجود رہتے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، بزرگوں کی دعاؤں اور قانونی راستہ اختیار کرنے کی وجہ سے سپیشل ملٹری کورٹ نے قادیانی ملزمان محمد دین اور محمد الیاس منیر مُربّی کو سزائے موت اور جرمانہ کی سزا سنائی محمد دین تو سنٹرل جیل ساہیوال میں ہی مر گیا جبکہ محمد الیاس منیر مُربّی (سزائے موت) کے علاوہ نعیم الدین، عبدالقدیر، محمد نثار اور حاذق رفیق طاہر کی سزائے قید کو لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس محمد ارشاد حسن اور جسٹس محمد عارف نے ۱۹۹۴ء میں اِس بنا پر رہا کر دیا کہ ملزمان نے جتنی سزائیں کاٹ لی ہیں وہ کافی ہیں۔ اصل میں بعض خفیہ ہاتھ اور وقت کے حکمران اس کیس پر اثر انداز ہوئے۔

اِس فیصلے کے خلاف ہم نے سپریم کورٹ آف پاکستان اسلام آباد میں پٹیشن دائر کی جسے ۱۹۹۵ء میں سماعت کے لیے منظور کر لیا گیا تب سے اب تک روٹین کی چند پیشیوں کے بعد ۱۴ر جولائی ۲۰۱۱ء کو چیف جسٹس جناب افتخار محمد چودھری کی سربراہی میں قائم بنچ نمبر ا جس میں مسٹر جسٹس خلجی عارف حسین اور مسٹر جسٹس عامر ہانی مسلم شامل ہیں نے برہمی کے انداز میں استفسار کیا کہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے باوجود پنجاب حکومت اور متعلقہ اداروں نے ملزمان کو بیرونی ممالک سے واپس پاکستان لانے کے لیے کوئی مؤثر اقدامات کیوں نہیں کیے جبکہ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب چودھری خادم حسین قیصر نے عدالت عظمیٰ کو بتایا کہ ضابطے کی کارروائی کر کے وزارتِ داخلہ سے کہا گیا ہے کہ ملزمان کی واپسی کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ عدالت عظمیٰ نے پولیس پروٹیکشن آرڈر کے تحت آئی جی پنجاب کو بھی ہدایت کی کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر ملزمان کو بیرون ملک سے واپس لائیں۔ عدالت عظمیٰ نے متعلقہ اداروں کو تین ہفتوں کی مہلت دی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ وہ مفرور ملزمان کی ہر حال میں گرفتاری کو یقینی بنائیں۔

اُمید ہے کہ اگست میں سپریم کورٹ قادیانی ملزمان، متعلقہ سرکاری افسران اور مدعی (راقم الحروف) کو طلب کرے گی سپریم کورٹ کے سنیئر وکیل جناب چودھری علی محمد ایڈووکیٹ اس کیس میں ہمارے کونسل ہیں۔ اِن سطور کے ذریعے ہم سپریم کورٹ کے قابل احترام جج صاحبان کے اِس کردار کی تحسین کرتے ہیں کہ جہاں وہ دیگر بڑے اور اہم مقدمات میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کی صدائے بازگشت پوری دنیا میں سنی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے ۲۷ سالہ پرانے اس مشہور مقدمہ کی دبی ہوئی فائل پر بھی نظرِ عنایت فرمائی ہے۔ امید ہے ہمیں انصاف ملے گا اور شہداء کے قاتل اپنے انجام کو پہنچ کر رہیں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔ اِس کے ساتھ ساتھ اِس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ مشن چوک کے قریب قادیانی معبد جس کو ۲۷ راکتوبر ۱۹۸۴ء کو ساہیوال کی پولیس اور انتظامیہ نے راقم کی مُدعیت میں قانون کی دفعہ ۱۴۵ کے تحت متنازعہ قرار دے کر سیل کر دیا تھا۔ الحمد للہ آج تک سیل ہے۔ اس دوران متعدد مرتبہ قادیانیوں نے اِس کو کھلوانے کی ناکام کوششیں کیں۔ یہ کیس ساہیوال کی عدالت میں ہے اور ہم اس میں پارٹی ہیں اوّل آخر ہماری خواہش ہے کہ قانون کے مطابق اس کا فیصلہ ہو اور کسی دباؤ کو خاطر میں نہ لایا جائے! وماعلینا الا البلاغ

☆☆☆

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ کئی قارئین کا زرِ تعاون سالانہ جولائی ۲۰۱۱ء میں ختم ہو چکا تھا۔ اس کے باوجود پہلے جولائی ۲۰۱۱ اور اب اگست ۲۰۱۱ء کا شمارہ بھی انھیں ارسال کیا جا رہا ہے۔ ایسے قارئین؛ جن کا زرِتعاون ختم ہو چکا ہے براہِ کرم اگست ہی میں اپنا سالانہ زرِتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ یہ رقم منی آرڈر یا درج ذیل موبائل نمبر **0300-6322621** پر ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جاسکتی ہے۔ ایزی لوڈ کراتے وقت اس کا خرچ خود ادا کریں۔ ادارے کو پورے -/200 روپے موصول ہوں۔ (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095

© rasailojaraid.com